AL-ILM Journal

Volume 5, Issue 1

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title	Khawateen ki Taleem ka Nabwi Manhaj aur Asri Taqaazy (Fiqh us Seerah ki Roshni Main Itlaqi Mutalya)
Author (s):	Fakhra Tahseen Samreen Aftab
Received on:	02 November, 2020
Accepted on:	15 Ferbruary, 2021
Published on:	18 March, 2021
Citation:	English Names of Authors, " Khawateen ki Taleem ka Nabwi Manhaj aur Asri Taqaazy (Fiqh us Seerah ki Roshni Main Itlaqi Mutalya)", AL-ILM 5 no 1 (2021):59-76
Publisher:	Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

خواتین کی تعلیم کا نبوی منہج اور معاصر تقاضے
(فقہ السیرہ کی روشنی میں اطلاقی مطالعہ)

فاخرہ تحسین *

ثمرین آفتاب**

Abstract

In the history of this world, Islam is the only religion that has laid great stress on education .The first word of revelation was " IQRA" means "read" which suggest the importance of human enlightenment and education in islam. Education is not only based on religious beliefs and knowledge but also on worldly knowledge ;the knowledge of pen. Islam has emphasized on acquiring education not only to men but equally to women .It has been made obligatory for every Muslim to acquire education without any gender discrimination .Islam is the only religion which has given equal set of rights to women as to men ;wheather it's the matter of social ,religious or gender beliefs .Women are equally important pillar of society and without their contribution no ideal society can exist .So In this article we will discuss about women education ,its importance and Nabvi methodology. Moreover we will discuss how it is applicable in today's world.

Key words: Education ,Women, Nabvi Methodology, Applicable

لٹریچر ریویو:

دین اسلام نے خواتین کو جو اہمیت دی ہے دنیا کا کوئی مذہب ایسی قدر و منزلت اور اہمیت نہ دے سکا۔ اسکی واضح مثال قرآن پاک کی سورۃ النساء ہے جو خواتین کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالی نے سوۃ ہ نور اور سورۃ الحجرات میں معاشرتی آداب ،اخلاقیات اور عورتوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے۔ صحاح ستہ میں بھی خواتین کے مسائل اور ان کے حل سے متعلقہ احادیث بیان کی گئی ہیں اور سیرت کی ساری کتابوں میں بھی خواتین سے خطاب کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر بہت سی کتابیں بھی لکھی گئیں اور مختلف یونیورسٹیز میں مقالہ جات بھی لکھے گئے ہیں۔

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج کپوروالا، سیالکوٹ

**وزٹنگ لیکچرار، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

ان کتب میں نبی کریم بحثیت معلم، ڈاکٹر فضل الہی نے لکھی ہے، خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا، محمد عبد الصبور نے لکھا ہے، درسگاہ کا نظام تعلیم وتربیت، نصیر عباس نے لکھا ہے، عورت قرآن و سنت اور تاریخ کے آئینہ میں، پروفیسر ڈاکٹر عابدہ علی نے لکھی ہے۔ مقالہ جات میں محمد سلیم کا، تعلیم وتربیت کا نفسیاتی پہلو اور اسلام، تابندہ طارق: خواتین کی تعلیم وتربیت سے متعلق ادیاں سماویہ کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ، زاھدہ پروین: خواتین کی فقہی تعلیم وتربیت اور احوال شخصیہ جیسے مقالہ جات لکھے گئے ہیں۔ اگرچہ خواتین کی تعلیم، مسائل ومعاملات پر مختلف پہلوؤں سے کام ہوا ہے تاہم اس پہلو سے کوئی کام نہیں ہوا جس میں خواتین کی تعلیم کا نبوی منہج بیان کیا گیا ہو یا فقہ السیرہ کی روشنی میں اس پہلو پر بات کی گئی ہو کہ آج کی خواتین کو کس طرح کی تعلیم کی ضرورت ہے۔

لہذا یہ موضوع عصر حاضر کی ضرورت ہے تاکہ عورت ایک مثالی خاتون بن کر سامنے آئے اور معاشرے کو بہتر اور مستحکم بنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔

تعارف:

تاریخ انسانیت میں اسلام ہی وہ کامل واکمل دین ہے جو سراپا علم بن کر آیا اور آفتاب عالم تاب بن کر تمام دنیا سے جہالت وضلالت اور کفر وشرک کی تاریکیوں کو ختم کیا اور اپنی ضیاپاشیوں سے ایک نئی علمی اور عملی صبح کا آغاز کیا۔ اسلام کے مصدر اول قرآن حکیم کا اولین نازل شدہ لفظ اقراء اور پہلی وحی میں تعلیم بالقلم کو رب کریم کی بڑی نعمت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسلام میں خواتین کے لیے تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری قرار دیا گیا ہے کیونکہ خواتین انسانی معاشرے کے مقدر کا ستارا ہی نہیں، سورج بھی ہیں۔ اور یہ سورج زیور علم سے آراستہ ہو کر جس قدر روشن ہو گا اسی قدر معاشرہ ترقی کرے گا یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم کے لیے خصوصی انتظامات فرمائے اور ان کو تعلیم دینے کے لیے مختلف مناہج بھی استعمال کیے تاکہ تعلیم کا مقصد احسن طریقے سے پورا ہو سکے۔

ذیل میں اسلام میں خواتین کے لیے تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت اور نبی کریم ﷺ کا خواتین کو تعلیم دینے کا منہج بیان کرنے سے قبل تعلیم کا مفہوم واضح کیا جائے گا۔

تعلیم کا مفہوم:

تعلیم عربی زبان کے لفظ "علم" سے ماخوذ ہے۔ اس کا مادہ ع۔ل۔م ہے۔ اس سے مراد کسی شے کا جان لینا، اسکا ادراک حاصل کرنا اور اس کو سمجھ لینا ہے[1]۔ جیسا کہ مفردات القرآن میں بیان ہوا ہے:

العلم ادراك الشيء بحقيقته[2]

"علم کسی شے کی حقیقت کا ادراک ہے"

تعلیم کا انگریزی متبادل لفظ Education ہے جس کے معنی رسمی و غیر رسمی طریقہ سے لوگوں کو سکھانے اور علم دینے کا عمل ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں لکھا ہے:

" The knowledge ,skill, development and understanding that you get as a result of an educational process"[3]

خورشید احمد اپنی کتاب "اسلامی نظریہ حیات" میں لکھتے ہیں:

"تعلیم صرف تدریس ہی کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جسکے ذریعے سے ایک قوم خود آئین حاصل کرتی ہے اور یہ عمل اس قوم کو تشکیل دینے والے افراد کے احساس و شعور کو نکھارنے کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ یہ نئی نسل کی وہ تعلیم و تربیت ہے جو اسے زندگی گزارنے کا شعور دیتی ہے، اس میں زندگی کے مقاصد اور فرائض کا احساس پیدا کرتی ہے"[4]

خواتین کی تعلیم کی اہمیت:

اسلام کا طرہ امتیاز ہے کہ اس نے مرد کے ساتھ عورت کو بھی اہمیت دی ہے معاملات کا شعبہ ہو یا عبادات کا، عقائد کا میدان ہو یا معاشرت کا عورت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنا مرد۔ علم اگر مرد کی عقل کو روشن اور شعور کو بیدار کرتا ہے تو عورت کی عقل کو بھی اسی سے جلا ملتی ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک ایک مثالی معاشرہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ معاشرے میں رہنے والی نصف آبادی یعنی خواتین تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ ہوں۔ اس لیے حدیث نبوی ﷺ ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.[5]

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

مندرجہ بالا حدیث میں " ہر مسلمان" کا لفظ مرد و زن دونوں کو شامل ہے۔ اور عورت کی تعلیم و تربیت تو اس لیے بھی زیادہ ہے کہ عورت کے بہت سے روپ ہیں، کبھی بیٹی کی شکل میں رحمت، ماں کے روپ میں سایہ دار درخت، کبھی شریک حیات کی شکل میں باعث سکون اور کبھی سراپا شفقت بہن۔ یوں اس کی ذمہ داری بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔ آپ کا ارشاد ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ابْنَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَوْسَعَ عَلَيْهَا مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ الَّتِي أَسْبَغَ عَلَيْهِ، كَانَتْ لَهُ مَنَعَةً وَسُتْرَةً مِنَ النَّارِ[6]

"حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کی بیٹی ہو اور اس نے اسے اچھا ادب سکھلایا اور اچھی تعلیم دی اور اس پر ان انعامات کو وسیع کیا جو کہ اللہ نے اس کو دیئے ہیں تو وہ بیٹی اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ اور پردہ بنے گی"

ایک اور جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ثَلاَثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالعبدُ المَمْلُوكُ اذَا أَدّى حق اللّٰ، وحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ لَه اَمَةٌ، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا، فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا، فَلَه أَجْرَا[7]

" تین شخص ہیں جن کے لیے دو گنا اجر ہے۔ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو اور اپنے نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور(دوسرے) وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے) وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو۔جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے ، تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے ، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے ، تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے "

تربیت کے لیے اپنی خدمت میں حاضر ہونے والے وفدوں کو آپ ﷺ یہ تلقین کرتے کہ:

ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَمُرُوهُمْ 8

"کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور اہل خانہ کے ساتھ رہو اور انہیں اسلام سکھاؤ اور دین بتاؤ۔"

نبی کریم ﷺ نے ابتدا ہی سے خواتین کی تعلیم کی طرف توجہ فرمائی اور آپ ﷺ نے سورۃ البقرہ کی آیات کے متعلق فرمایا:

"تم خود بھی ان کو سیکھو اور اپنی خواتین کو بھی سکھاؤ"[9]

مندرجہ بالا تمام احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کو کس قدر اہمیت دی ہے نیز ان کی تعلیم و تربیت کرنے کا کتنا اجر و ثواب بھی بیان کیا ہے۔

مزید بر آں خواتین کی تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے دربار نبوت سے علم و دانش کے حصول کے لیے جو بھی احکام صادر ہوتے تھے وہ تمام مرد و زن کو یکساں محیط تھے۔سیر ان بدر کی رہائی اس شرط پر تھی کہ مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔اس کے علاوہ خواتین کی تعلیم کی اہمیت کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ جب صاحب علم نوجوان کی شادی کرتے تو حق مہر یہ طے کرتے کہ شوہر اسے زیور تعلیم سے آراستہ کرے گا۔

نبی کریم ﷺ کا منہج تعلیم:

آپ ﷺ کے طریقہ تعلیم کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آپکی درسگاہ ہمہ جہت تھی اور ہمہ وقت کشادہ تھی۔ آپ ﷺ مسجد نبوی میں ہوں یا گھر کے حجروں میں، سفر میں ہوں یا حضر میں، میدان جنگ میں ہوں یا کسی تجارتی مرکز میں، بڑوں میں تشریف فرما ہوں یا چھوٹوں سے ہمکلام، خواتین ہوں یا مرد، اپنے ہوں یا بیگانے سب آپکی تعلیم، بصیرت اور حکمت سے یکساں مفید ہوتے تھے۔ دن کے چوبیس گھنٹوں میں آپکا ہر عمل تعلیمی افادیت سے معمور ہوتا تھا۔ آپکا ہر جملہ علم وحکمت کے جواہر سے لبریز ہوتا تھا۔ اس پوری کائنات میں آپ ﷺ کے سوا کوئی ایسا معلم دکھائی نہیں دیتا جو جہاں بھی ہو، جس حالت میں بھی ہو تعلیمی اسوۃ کے موتی لٹا رہا ہو۔

خواتین کی تعلیم کا نبوی منہج:

ذیل میں ان طریقوں کو بیان کیا جائے گا جو آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم کے لیے اپنائے۔

❖ آپ ﷺ کا اپنے گھر سے خواتین کی تعلیم کا آغاز

نبی کریم ﷺ نے خواتین کی تعلیم کا آغاز اپنے گھر سے کیا تھا چنانچہ آپ ﷺ کی تعلیم کی بدولت حضرت عائشہ صدیقہؓ حدیث، فقہ، تفسیر اور شعر و ادب کی بہت بڑی عالمہ ہوئیں تھیں۔ آپ سے کتب احادیث میں ۲۲۱۰ مروی احادیث ملتی ہیں۔ مردوں میں صرف حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس بن مالک ہی تعداد میں آپ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والوں میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ام سلمیٰؓ سے ۷۶ اور حضرت ام حبیبہؓ سے ۶۵ احادیث مروی ہیں اور یہی حال دیگر ازواج کا بھی تھا اگر کوئی نوشت و خواند سے ناواقف ہوتیں تھیں تو آپ ﷺ دیگر خواتین کو ان کی تعلیم پر مامور فرمایا کرتے تھے چنانچہ احادیث میں یہ مذکور ہے حضرت حفصہؓ نے آپ ﷺ کے علم اور اجازت سے اپنی ایک رشتہ دار خاتون شفا بنت عبداللہ سے جو خوب پڑھی لکھی تھی تعلیم حاصل کی۔ شفاء خود راویہ ہیں کہ میں سیدہ حفصہ کے پاس بیٹھی تھی کہ نبی کریم ﷺ وہاں آئے اور فرمایا:

أَلا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ 10

"تم حفصہ کو پھنسی کا علاج بھی سکھادو جیسا کہ تم نے اسے لکھنا پڑھنا سکھایا ہے"

ابن حزم اندلسی اپنی کتاب "جوامع السیرہ" میں لکھتے ہیں :" صحابیات میں کم از کم بیس کے قریب ایسی ممتاز خواتین تھیں جو صاحب فتویٰ فقیہہ تھیں۔ عہد خلافت راشدہ میں خواتین کی الگ سے درسگاہیں تھیں جن میں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ تعلیم دیتی تھیں ان درسگاہوں میں مرد حضرات بھی مسائل پوچھنے آتے تھے[11]

❖ خواتین کی تعلیم کے لیے ہفتے میں ایک دن مقرر

نبی کریم ﷺ کے دور میں مکہ کا تبلیغی مرکز دارِ ارقم، مدینہ میں صفہ کی درسگاہ اور درسگاہ مسجد قبا تعلیم کے لیے مختص تھیں۔ مردوں کو وہاں باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی اور نبی کریم ﷺ نے خواتین کی تعلیم کے لیے ہفتے میں ایک دن مقرر کیا ہوا تھا۔اس دن خواتین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور آپ ﷺ سے مختلف قسم کے روزمرہ کے مسائل پوچھتیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ 12

"حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عورتیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: آپ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے، لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ انے ان کے لئے ایک دن مقرر فرما دیا۔ اس دن آپ ان سے ملتے انہیں نصیحت فرماتے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احکام بتاتے۔"

یوں نبی کریم ﷺ نے خواتین کے لیے ہفتے میں ایک دن مقرر کیا اور اس دن آپ ان کے مختلف روزمرہ کے مسائل کا حل بتاتے اور انہیں تعلیم دیتے تھے۔

❖ نمازِ عید کے بعد خواتین سے خطاب

نمازِ عید کے بعد آپ ان سے الگ سے خطاب کرتے۔ ایک دفعہ عید الفطر کے موقع پر جبکہ صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت موجود تھی آپ ﷺ خواتین کی صفوں کے قریب تشریف لائے اور انہیں خوب وعظ و نصیحت کی اور صدقہ پر اس قدر ابھارا کہ عورتیں سونے اور چاندی کی انگوٹھیاں اور کڑے نکال کر صدقہ کرنے لگیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا , قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ , وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ , وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ[13]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید گاہ میں) دو رکعت نماز پڑھائی۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف آئے۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ و نصیحت کی اور ان کو صدقہ کرنے کے لیے حکم فرمایا۔ چنانچہ عورتیں کنگن اور بالیاں (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں"

ایک اور روایت میں آتا ہے:

حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرَ ثَوْبِهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ.[14]

"ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا ، کہا کہ ہم سے اسماعیل نے ایوب سے بیان کیا اور ان سے عطاء بن ابی رباح نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا اس وقت میں موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے نماز (عید) پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ عورتوں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں پہنچی ، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بھی آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے جو اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو وعظ سنایا اور ان سے صدقہ کرنے کے لیے فرمایا اور عورتیں (اپنا صدقہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔ یہ کہتے وقت ایوب نے اپنے کان اور گلے کی طرف اشاہ کیا"

❖ حیض والی خواتین کو بھی خطبہ عید سننے کی تلقین

خواتین کی دینی تعلیم کی طرف نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس قدر توجہ دیا کرتے کہ آپ نے حیض والی عورتوں کو بھی تلقین کی کہ اگرچہ وہ نماز عید میں شریک نہ ہوں لیکن خطبہ عید ضرور سنیں، جیسا کہ سیدہ حفصہؓ سے مروی ہے:

يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى [15]

"جوان، پردہ نشین اور حیض والی عورتیں عید گاہ کے لیے نکلیں، اور خیر کے کاموں اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں"

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں:

كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ. 16

"(نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں) ہمیں عید کے دن عید گاہ جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ میں باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں، جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی دعا کرتیں اور اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں"

❖ لطف و شفقت اور نرمی پر مبنی تعلیم

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی تعلیم لطف و شفقت اور نرمی پر مبنی ہوتی تھی۔ اگر باجماعت نماز پڑھ رہے ہوتے اور کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو اسلیے مختصر کر دیتے کہ بچے کے رونے سے ماں شدت غم میں ہو گی۔ دین سے متعلق استفسارات پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خواتین کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ خواتین کو تعلیم دینے کے لیے بعض اوقات والدین اور شوہر کی ڈیوٹی لگا دیتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلبہ کی صلاحیتوں کا ادراک بھی کر لیتے تھے اور پھر انکی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق تعلیم دیتے تھے۔

❖ اسلوب استفہام

تعلیم کے دوران اسلوب استفہام بھی استعمال کرتے تھے جس طرح اسماء بنت یزید والی حدیث میں جب انہوں نے خواتین کے مسائل آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تک پہنچائے تو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ بتاؤ تم نے کسی خاتون کو اپنے دین کے بارے میں اس عورت سے زیادہ اچھی بات پوچھتے سنا ہے۔

❖ خواتین کو ذکر و ازکار کی تعلیم

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خواتین کو ذکر و ازکار کی بھی تعلیم دیتے تھے جیسا کہ حضرات ائمہ ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت یسیرہؓ سے روایت نقل کی ہے اور وہ مہاجرات میں سے تھیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں فرمایا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ[17]

"حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ تکبیر، تقدیس اور تہلیل کی محافظت کریں اور تسبیح کو انگلی کے پوروں سے شمار کریں اس لئے کہ روز قیامت ان سے سوال ہو گا اور وہ جواب دیں گی"

حضرت اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں:

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ أَللَّهُ أَللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئً[18]

"کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو سختی اور مصیبت کے وقت پڑھا کرے وہ کلمات یہ ہیں أَللَّهُ أَللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا (یعنی اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مانتا)"

❖ رشتہ دار خواتین کو تعلیم

نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ رشتہ دار خواتین کو بھی تعلیم دیتے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا زبیر کی بیٹی حضرت ضباعہؓ کو حج کے احرام کو مشروط کرنے کی کیفیت سکھائی۔

امام ابو دوؤد رحمہ اللہ تعالی نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے:

أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي[19]

ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اللہ کے رسول! میں حج میں شرط لگانا چاہتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :ہاں،)لگا سکتی ہو"(، انہوں نے کہا: تو میں کیسے کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو» !لبيك اللهم لبيك، ومحلي من الأرض حيث حبستني" « حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں، اور میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے"۔

❖ مخاطب کو نام لے کر پکارنا

نبی کریم ﷺ نے تعلیم میں اسلوب ندا استعمال فرمایا یعنی مخاطب کو نام سے پکارنا۔ امام مسلم نے نبی کریم کی زوجہ حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

يا عائشة: "إن الله رفيق يحب الرفق، ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف، وما لا يعطي على ما سواه[20]

"اے عائشہ! بلاشبہ اللہ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کی وجہ سے وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو کہ سختی پر عطا نہیں فرماتا اور نہ ہی اس کے سوا کسی اور چیز کی بنا پر دیتا ہے"

❖ خواتین کو سوال و جواب کی اجازت

نبی کریم وﷺ نے علمی مسائل کو سمجھنے اور انہیں ذہن نشین کرنے کے لیے سوال و جواب کرنے کی اجازت بھی دے رکھی تھی۔ حضرات صحابہ اچھی طرح سمجھنے کے لیے آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ کے متعلق اپنے اشکالات آپ کر روبرو پیش کرتے تو آپ ﷺ اس پر خفگی کی بجائے کمال شفقت سے ان کا جواب دیتے۔ روایت میں آتا ہے

انَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا سورة الانشقاق آية 8، قَالَتْ، فَقَالَ: إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ.[21]

"بے شک جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی ایسی باتیں سنتیں جس کو سمجھ نہ پاتیں تو دوبارہ اس کو معلوم کرتیں تاکہ سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب کیا جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (کہ یہ سن کر) میں نے کہا کہ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی کا ذکر ہے۔ لیکن جس کے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی (سمجھو) وہ غارت ہو گیا"

❖ خواتین کی اخلاقی تعلیم

نبی کریم ﷺ کو جب موقع ملتا آپ ﷺ ازواج مطہرات اور دیگر خواتین کو اخلاقی تعلیم سے نوازتے۔ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ ؓ کی اخلاقی تعلیم و تربیت فرماتے تاکہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد وہ خواتین کو اخلاقی تعلیم اور نبی کے اسوہ سے روشناس کرواسکیں۔ سید سلمان ندوی "سیرت عائشہ" میں رقمطراز ہیں:

"بہر حال نوشت و خواند تو انسان کی ظاہری تعلیم ہے، حقیقی تعلیم و تربیت کا معیار اس بدرجہ بلند ہے۔ انسانیت کی تکمیل ،اخلاق کا تزکیہ ،ضروریات دین سے واقفیت ،اسرار شریعت سے آگاہی ،کلام الٰہی کی معرفت،احکام نبوی کا علم بھی اعلیٰ تعلیم ہے۔ حضرت عائشہؓ اس سے کامل طور پر بہرہ مند تھیں "[22]

روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ حضور ﷺ سے ایک عورت کا حال بیان کر رہی تھیں کہ گفتگو کے دوران اسے پست قد کہہ دیا تو آپ ﷺ نے فوراً ٹوکا اور کہا کہ عائشہ یہ بھی غیبت ہے [23]

مندرجہ بالا نکات سے خواتین کی تعلیم کی اہمیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ خواتین کے لیے مختلف مناہج تعلیم استعمال کرنے کی کیا حکمت تھی اور اس سے کیا فوائد حاصل ہوئے تھے۔

خواتین کی تعلیم کے عصری تقاضے

آج تعلیم گاہوں اور دینی تعلیمات کے متعدد ذرائع کے موجود ہونے کے باوجود، دینی تعلیم سے بے رغبتی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے، جس مذہب نے دینی تعلیم کو تمام مردوں عورتوں کے لیے فرض قرار دیا ہو اور جس مذہب میں علم و حکمت پر قرآن جیسی عظیم کتاب ہو اور جس مذہب کی شروعات ہی "اقراء" یعنی تعلیم سے ہوتی ہو، اسی مذہب کے ماننے والے دینی تعلیم کے میدان میں سب سے پیچھے ہیں۔

اس وقت پاکستان میں عموماً تمام تعلیمی ادارے اور خصوصاً خواتین کے نظام تعلیم کا سرسری جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر محمد رفیع الدین لکھتے ہیں کہ:

"پاکستان میں اس وقت اعلیٰ تعلیم کے مراکز یعنی یونیورسٹیاں اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ان کا عدد شمار ہی حیرت میں ڈالنے کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔ مزید براں آئے دن پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرز دونوں میں نئی یونیورسٹیاں کھلنے کی خبریں آتی ہیں۔ مگر یہ ادارے حقیقی علم و عرفان کی آبیاری سے کوسوں دور یہ سب کچھ کمرشلائزیشن کے مقاصد پورے کرنے کی تگ ودو ہے اور مغرب کی سیکولر لبرل ازم کی اقدار کی اشاعت و ترویج کا ایجنڈا"[24]

تاہم خواتین کی تعلیم کا نبوی منہج دیکھنے کے بعد اب عصر حاضر میں اسکی کیا اہمیت ہے؟ کیا ہم ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل پیرا ہیں یا نہیں؟ اور موجودہ دور میں اس کے کیا تقاضے ہیں، ان پر روشنی ڈالیں گے:

❖ سعادت دارین پر مشتمل نظام تعلیم

سب سے پہلے سعادت دارین پر مشتمل نظام تعلیم ہونا چاہیے، ایک ایسا نظام تعلیم جو دین و دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلے۔ عصر حاضر میں تعلیم ہو یا نظام تعلیم دونوں دوئی کا شکار ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سائنس و ٹیکنالوجی اور جدید علوم کا دین سے کوئی تعلق نہیں یا پھر دین کا تعلق صرف عقائد تک ہے معاملات سے نہیں۔ جب کہ اسلام نے روزہ اول سے انسان کو غور و فکر اور تحقیق و جستجو کی جو روشن راہیں دکھلائی ہیں وہ سب قرآن و سنت کے راستے سے ہی منسلک ہیں۔ اسلام کی حقانی تعلیمات نے کبھی بھی انسان کو غور و فکر سے نہیں روکا بلکہ ہمیشہ سے ایک ایسا ماحول اور ایسا نصاب فراہم کیا ہے جہاں حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے امت مسلمہ نے علومِ دینیہ کے ساتھ

ساتھ جدید علوم میں بھی مہارت حاصل کرنے کے بعد دنیا میں اپنا نام روشن کیا اور اس دوڑ میں مرد و زن برابر شریک رہے ہیں۔ڈاکٹر حافظ حقانی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ :

"تعلیم کی موجودہ تنویت یا دوئی غیر اسلامی اقتدار کے عہد کی بدعت ہے۔پہلے ہمارا نظام تعلیم واحدانی اور سالمیت پر مبنی تھا۔ہمارا قدیم نصابِ تعلیم جس کی درس نظامی نمائندگی کرتا ہے،مسلمانوں کے عہد میں ملک کا واحد نظامِ تعلیم اور ثقافت و ذہنی تربیت کا واحد ذریعہ تھا۔یہ جہاں محدث،فقیہہ اور مدرس تیار کرتا تھا،وہاں سول سروس کے عہدیدار اور ارکان سلطنت بھی مہیا کرتا تھا"[25]

تاہم عصر حاضر اس بات کا متقاضی ہے کہ نہ صرف مردوں بلکہ خواتین کے لیے بھی ایک ایسا نظام تعلیم رائج کیا جائے جہاں نہ صرف دنیا بلکہ آخرت کی زندگی بھی سرخروح کرنے کی عملی تربیت دی جائے۔

❖ تعمیر و تشکیلِ کردار

اس کے علاوہ ایسا نظام تعلیم ہو جو کردار کی تعمیر کر سکے کیونکہ تعلیم جب تک اچھے کردار کی تعمیر نہ کرے وہ اپنا حقیقی مقصد حاصل نہیں کر سکتی۔اگر عورت کا کردار مضبوط ہو گا تو وہ بچوں کی اچھی معلم اول بن سکتی ہے،خاندانی نظام کو مضبوط کر سکتی ہے اور میخانے کو مسجد اور بت خانے کو عبادت گاہ بنا سکتی ہے۔عورتوں کا جہاد بھی اس امر کو قرار دیا گیا ہے کہ وہ گھر پر رہ کر اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کریں۔علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے"کوئی شخص ایسا نہیں ہو گا جو اپنی ماں کی تربیت کے اثرات اپنی طبیعت میں نہ پاتا ہو"[26]

❖ تعلیم بذات خود مقصدِ حیات

دور حاضر میں مقصد تعلیم کا تعین ہونا چاہیے (بامقصد تعلیم ہونی چاہیے)۔اگرچہ تعلیم خود مقصد نہیں ہے بلکہ مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے سو اسلامی تعلیم کا مقصد معاش نہیں بلکہ معاد ہے۔معیاری نظام تعلیم کی ا ساس عربی ہونی چاہیے تاکہ مسلمان طلبہ مترجمین سے بے نیاز ہو کر آفتاب کی روشنی براہ راست آفتاب سے ہی حاصل کر سکیں۔

❖ مخلوط تعلیم کی مخالفت

مخلوط تعلیم سے گریز ہونا چاہیے۔کیونکہ نبی کریم ﷺ کے دور میں مردوں اور خواتین کو علیحدہ علیحدہ تعلیم دی جاتی تھی ۔اگر مخلوط تعلیم ناپسندیدہ نہ ہوتی تو آپ ﷺ خود مرد و خواتین کو اکٹھا تعلیم دیتے مگر آپ ﷺ نے حکمت کے پیشِ نظر مرد و خواتین کی تعلیم کے لیے علیحدہ علیحدہ انتظامات کیے۔

عورت اگر مخلوط تعلیم حاصل کرتی ہے تو وہ ہر کام میں مرد کے ساتھ برابری اور موافقت کی کوشش کرتی ہے ۔یوں عورت مرد بن کر کچھ کرنے سے تو ناکام رہتی ہے مگر اس طرح اپنے مدار حیات سے بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ مزید بر آں اس بات کی طرف توجہ کی بھی ضرورت ہے کہ تعلیم نسواں کے حوالے سے بیداری پیدا کی جائے اور اس کی جانب سنجیدگی سے توجہ دی جائے؛ اس سلسلے میں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لیے محفوظ مقامات اور تعلیم گاہیں ہوں، عورتوں کی تعلیم کے لیے سب سے محفوظ اور ہر طرح کی برائیوں سے پاک جگہ، خود اس کا گھر ہے، گھر میں ایسا انتظام اگر مشکل ہو تو غیر اقامتی اسکول اور کالج ہوں، جہاں صرف لڑکیوں کو ہی تعلیم دی جاتی ہو اور تعلیم دینے والا تدریسی عملہ عورتوں پر ہی مشتمل ہو۔

❖ جدید تحقیقات سے استفادہ

عصر حاضر کا تقاضا ہے کہ جدید تحقیقات سے استفادہ کیا جائے کیونکہ اسلامی نظام تعلیم کوئی جامد نظام تعلیم نہیں ہے بلکہ ایک ایسا عمل ہے جس میں برابر بہتری اور اصلاح ہو سکتی ہے۔ دنیا میں جہاں بھی تعلیمی تحقیق ہو رہی ہے ان کے نتائج کو پرکھ کر ان سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ حکمت کی ہر بات ہماری اساس ہے اور ہمیں اسکے لینے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیے۔ تحقیق و جستجو کے بغیر کوئی عمل نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتا۔ شیخ سعدی کا قول ہے "علم حاصل کرنے کے لیے خود کو شمع کی طرح پگھلاؤ" ایسی خواتین جو مختلف شعبوں میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں ، تحقیق کرنا چاہتی ہیں ،انہیں مناسب مواقع دینے چاہیں۔اس کے ساتھ انہیں انعامات سے نوازا جائے تاکہ وہ دیگر خواتین کے لیے رول ماڈل بن سکیں۔

❖ خواتین کی عملی تربیت پر خصوصی توجہ

عصر حاضر میں خواتین کی تعلیم اس بات کی متقاضی ہے کہ عملی زندگی میں خواتین کی شرکت کے لیے ان کی تربیت اس طرح کی جائے کہ اسلامی حدود وقیود کا بھر پور خیال رہے۔خواتین نا صرف اپنے کردار ، لباس،اخلاق اور مشابہت میں اسلامی اقدار کا عکس ہوں بلکہ خود ان کی زندگی دوسروں کے لیے ایک مثال ہو۔اللہ تعالیٰ نے ان پر جو عظیم ذمہ داری ڈالی ہے یعنی نسلِ انسانی کی پرورش اور ٹھیک قرآن و سنت کے مطابق ان کی تربیت ،کرنے کی بھی اہل ہوں۔دراصل ملک و قوم کی ترقی خواتین کے ہاتھ پر منحصر ہے۔جب تک وہ قوم کو باکردار، بہترین افرادی قوت مہیا نہیں کریں گی ملک و قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔

مسلم سجاد اپنی کتاب "اسلامی ریاست میں نظام تعلیم" میں رقمطراز ہیں:

"کسی اسلامی معاشرے میں تعلیم نسواں کی ضرورت و اہمیت پر دو رائے ہیں ہیں ۔ قرآن کی آیات اور رسول ﷺ کے فرمودات، آپ ﷺ کا اور صحابہ کرام کا طرز عمل، مسلم معاشروں کا تعامل اور مسلمانوں کی تاریخ کی گواہی، سب اس بارے میں ایک رائے رکھتے ہیں۔ عورتوں کو تعلیم سے بے بہرہ رکھنا انہیں دراصل مرتبہِ انسانیت سے گرانا ہے، اسلام اسکی تائید نہیں کر سکتا"[27]

❖ خواتین کا عصری تقاضوں کے مطابق تعلیم حاصل کرنا

عصر حاضر میں خواتین کی جدید تعلیم کے حوالے سے بہت سے ممالک افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ بعض جگہوں پر خواتین ٹیکنیکل، میڈیکل اور انجنیرنگ کے حوالے سے بہت آگے ہیں جبکہ بعض ممالک میں خواتین تعلیم کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ خود ہمارے ملک میں ایک طرف خواتین سیاسی، معاشی اور معاشرتی سرگرمیوں میں شرکت کرتی نظر آتی ہیں بلکہ چاند پر کمندیں ڈالنے کی جستجو میں بھی ہیں جبکہ بعض جگہوں خصوصاقبائلی علاقوں میں لڑکیوں کو تعلیم سے محروم رکھا گیا ہے۔ بعض اس طرح کے لوگ تو بچیوں کی تعلیم پر خرچ کرنا بے وقوفی خیال کرتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں عورت کا کام تو صرف گھر سنبھالنا ہے۔ ہمارے معاشرے میں والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچیوں کو تعلیم سے بہرہ ور کریں اور جدید تعلیم کے حصول سے بھی انہیں دور نہ رکھیں ، ان کے اندا اعتماد پیدا کریں تا کہ وہ اپنے گھر اور خاندان کی اچھی تربیت کر سکے۔ آج سیرت کی روشنی میں ہمیں اپنے حالات کا جائزہ لینا ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کے پیروکار ہیں یا نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے تو مرد و زن دونوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا ہے۔

نتائج:

- ❖ تعلیم و ترتیب افراد اور معاشرے کو مہذب بناتی ہے انکو اقوام عالم میں بلند مقام عطا کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔
- ❖ نبی کریمؐ کو اللہ سبحان و تعالیٰ نے معلم و عربی بنا کر بھیجا آپؐ نے مرد اور خواتین کو تعلیم بھی دی انکا تزکیہ نفس بھی کیا اور ان کے اخلاق و کردار کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ احکام شریعت کی وضاحت کے لئے مختلف منہج اور اسلوب بھی اختیار کیے تا کہ مؤثر طریقے سے ابلاغ کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔
- ❖ خواتین کی گود کو انسان کی تربیت اور اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے کا پہلا مکتب بنایا۔
- ❖ خواتین کے لئے مذہبی تعلیم کو لازم قرار دیا اسکے علاوہ خواتین جدید علوم سے بھی آگاہ ہو سکتی ہیں لیکن پردے میں رہ کر اپنے فرائض منصبی ادا کر سکتی ہیں۔

تجاویز:-

خواتین کی تعلیم ایک بہت اہم موضوع ہے جسمیں تحقیقی میدان میں ابھی بہت کچھ کرنے کی گنجائش موجود ہے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے سکول و کالج کی سطح پر خصوصی عملی اقدامات کیے جائیں اور ایسے مضامین کو نصاب کا حصہ بنایا جائے جس سے انکے اخلاق و کردار میں بہتری آئے۔

اس مقصد کی خاطر قابل اور اعلی تعلیم یافتہ خواتین اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا جائے کیونکہ اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خالق کائنات نے خواتین کی فطرت میں یہ ہنر رکھا ہے کہ اسے اپنی اگلی نسل کی تربیت اور اماجگاہ بننے کا شرف عطا کیا جاتا تھا۔اور دوسرا یہ کہ خواتین جسطرح اپنی نفسیات اور ضروریات کو جان سکتی ہیں اسطح مرد حضرات نہیں سمجھ سکتے جن خواتین کا تقرر بحثیت اساتذہ کیا جائے ان میں پیشہ وارانہ مہارت کے ساتھ ساتھ انکے اخلاق و کردار کو بھی اہمیت دی جائے کیونکہ اچھے اخلاق و کردار کے اقابل افراد اس ملک کی ترقی و خوشحالی کا باعث بن سکتے ہیں۔اھل اقتدار کو نہ صرف تعلیمی نصاب میں اس چیز کو شامل کرنا ہوگا بلکہ ایسے اداروں کی تشکیل کرنا ہوگی جو خواتین کی تعلیم و تربیت میں فعال کردار ادا کرسکیں ۔

Refrences

[1] ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۷: ۳۸۹

Ibn Manzúr Afrīqī, Jamal Al-Dín Muhammad bin Mukarram, *Lisan Al-'arab*, (Beirut: Dar al-kutab al-'Ilmīyah,)7:389

[2] راغب اصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد، (۵۰۲ھ)، مفردات القرآن، دارالکتب العلمیہ، بیروت، :۳۲۸

Raghab Ašfahanī, Abú al-Qasim Al-Hussain bin Muhammad(502.H), *Mufridat ul Quran*, (Beirut: Dar al-kutab al-'Ilmīyah), 328

[3] The oxford English dictionary , London oxford university press 2013, 218

[4] خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف و تالیف، کراچی یونیورسٹی ۲۰۰۲، :۱۴۲

Khúrashīd Ahmád,*Islami Nažriyah Hayat*, (Karachí University:shubah tasníf ú talíf, 2002), 142

[5] ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی(۲۷۳ھ)، السنن ,کتاب سنت کی پیروی کا بیان، باب علماء(کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا، رقم الحدیث ۲۲۴

Ibn majah, abu Abdullah Muḥammad bin Yazīd Al-qazvīnī,(273.H), *Al sunan*, kitab: Sunat ki pyravi ka bayan,bab: ulama ki fazílat aur talab e ilam per ubharna,Hadith:224

[6] طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن الطبرانی، المعجم الکبیر، الموصل:مکتبة الزھراء، رقم الحدیث ۱۰۴۴۷، ۱۰: ۱۹۷

Ţibranī,Abū Al-Qasim Sulyman bin Ahmad, *Al mūajam Al-Kabír*, (al-Mūśal: muktaba Al-Zuhra),Hadith:10447,10:197

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل(۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واہلہ ، رقم الحدیث ۹۷

Bukhārī, Abu Abdullāh Muḥammad Bin Ismā'īl(256.H), *Al-Jaami'al-Sahih* , Kitab al-'Ilm ,bab taleem al-rajul umatihi wa ahlyhi,Hadith:97

[8] بخاری، الجامع الصحیح، کِتَاب أَخْبَارِ الآحَادِ ، بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ ، رقم الحدیث:۷۴۲۶

Bukhārī, *Al-Jaami'al-Sahi*h ,kitab al-akhbār ul ahād,bab ma jaá fí ijazati ,Hadith:7426

[9] دارمی، ابو محمد عبداللہ عبد الرحمن بن الفضل بن بھرام بن عبد الصمد، سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی تعاھد القرآن، رقم: ۳۳۹۰

Dārmí, Abū Muhammad Abdullah Abdul Rehman bin fažal bin bharam bin abdul Ṣamad, *Sunan Darmí,* kitab: fažāil al-qurān,bab: fi t'ahid al-qurān

[10] ابو داؤد سلیمان بن الاشعث، (المتوفی: ۲۷۵ھ)، السنن، کِتَاب الطِّبِ ، بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّقَى، رقم الحدیث ۳۸۸۷

Abū Dā'ūd, Sulaymān bin al-Ash'ath(275,H), *Sunan Abī Dā wū d,* kitab al-ṭib, bab ma jaá fi al-ruqí,Hadith:3887

[11] ابن حزم، ابو محمد علی بن حزم اندلسی، جوامع السیرہ، ادارہ احیاء السنۃ، گوجرانوالہ

Ibn Hazam,Abū Muhammad Ali bin Hazam ūndlasi, *Jawamí alsyyarah,*Dar-e-Ahya al-sunnah alsirah,Gujranwala

[12] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم ، بَاب هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ ، رقم الحدیث :101

Bukhārī, *Al-Jaami' al-Sahih,* kitab al-'ilm,bab: hal yūjalu li-nisaai youmu aala Hidati fi al-'ilm,Hadith:101

[13] ایضا، کِتَاب الْعِيدَيْنِ ، بَاب الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ، رقم الحدیث ۹۶۴

Ibid., kitab al-'eidain , bab: Khuṭbati baad al-'eid,Hadith: 964

[14] ایضا، کِتَاب الزَّكَاةِ ، بَاب الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ، رقم الحدیث ۱۴۴۹

Ibid., Kitab al-Zakatí,bab: al-'arži fi al-zakatí,Hadith:1449

[15] ایضا، کتاب حیض کے احکام و مسائل، رقم الحدیث ۳۲۴

Ibid, *Al-Jaami' al-Sahih,*kitab: haiz ke ehkaam o masail,Hadith: 324

16 ایضا، کتاب العیدین، باب: التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفۃ ، رقم الحدیث ۹۷۱

Ibid, Al-Jaami' al-Sahih, kitab al-'eidain,bab: Takbir e ayyama mina wa iza ghada ela'arafat ,Hadith: 971

[17] سنن ابی داؤد، کتاب تفریع ابواب الوتر، باب التسبیح بالحصی، رقم ۱۴۹۶

Sunan Abī Dāwūd, kitab tafrí' abwab ul witar,bab Al-tasbih bilhaśí,Hadith: 1496

[18] ایضا، کتاب تفریع ابواب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث ۱۵۲۱

Ibid, bab fi al-Astaghfar,Hadith:1521

[19] ایضا، کِتَاب الْمَنَاسِكِ ، بَاب الِاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ، رقم الحدیث ۱۷۷۶

Ibid,kitab al-manasik,bab: ishtiraṭi fi al-hajj,Hadith 1776

[20] مسلم بن حجاج (۲۶۱ھ)، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلہ والاداب، بابفضل الرفق، رقم الحدیث ۶۶۰۱

Muslim bin Ḥajjāj, Al-qashiri ,Al-Ṣaḥīḥ, kitab Albir ū wal selah,bab fažli al-rifaq,Hadith: 6601

[21] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب من سمع شیا فراجع حتی یعرفہ ، رقم الحدیث ۱۰۳

Bukhārī, Al-Jaami' al-Sahih,kitab al-'ilm,bab man sami' shyya farji' hattá ya'rifuhu,Hadith:103

[22] سید سلیمان ندوی، سیرت عائشہ، مکتبہ اسلامیہ، سن اشاعت اپریل ۲۰۰۵، ص ۳۲

syed Sulayman nadvi, seerat e aisha, maktaba islamia,(2005),32

[23]ابو عبداللہ، احمد بن حنبل، المسند، بحوالہ سیرت، ص۲۰۶

Abu Abdullah ,Aḥmad bin Ḥanbal, Al-Musnad,ba hawala seerat, 206

[24]رفیع الدین محمد ،ڈاکٹر، حکمت قرآن منھانہ ، شمارا 3 مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ،جولائی ستمبر 2016،۲: ۳۵

Rafi' al-din Muhammad,dr, *Hikmat e quran* ,(shumara 3 markazi anjuman Khudam al quran,Lahore:2016),2:35

[25]مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی قادری ، دینی مدارس ،نصاب و نظام تعلیم اور عصری تقاضے، فضلی سنز پبلیشرز کراچی ، جولائی(۲۰۰۲)،:۱۹

Molana dr Hafiz Haqqani qadri, *deeni madaris, nisaab o nizaam-e- taleem aur Asri taqazay*, (fzli sons pblishrz, Karach,2002), 19

[26]خطاب انجم خواتین۱۹۲۹، خواتین کے حقوق و فرائض تعلیمات نبوی کی روشنی میں، مقالات سیرت، قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد، ۲۰۰۱

Khataab Anjum-e- khawateen(1929), *khawateen ke haqooq o faraiz talemaat-e- nabwi ki roshni mein*, maqalat seerat, qaumi seerat conference Islamabad,2001

[27]مسلم سجاد، اسلامی ریاست میں نظام تعلیم، انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد ۱۹۹۲،:۱۷۸

Muslim sajjad, *Islami riyasat mein nizaam taleem, Institute of policy studies*, Islamabad,1992, 178